سوال

(170) کیاوالدہ اوربھائی کوزکوۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے پاس کچھ مال ہے جس پر زکوۃ واجب ہے اوراس میں کچھ حصہ وہ ہے جومیں نے ایک ادارے سے غیر سودی قرض کے طور پرلیا ہوا ہے باقی رقم کے ساتھ اس قرض پر بھی ایک سال گزرچکا ہے توکیااس رقم میں بھی زکوۃ واجب ہوگی جومیرے پاس بطور قرض ہے؟

کیامیں اپنی والدہ کوکچھ رقم بطورزکوۃ دے دسکتاہوں جب کہ میرے والدان پر خرچ کررہے ہیں اورالحمدللہ ان کی مالی حالت اچھی ہے۔اسی طرح میراایک بھائی بھی ہے جوکام کرسکتاہے لیکن ابھی تک غیر شادی شدہ ہے،اللہ تعالی اسے ہدایت بخشے نمازکی بھی پابندی نہیں کرتاکیامیں اسے زکوۃ میں سے کچھ حصہ دے سکتاہوں،براہ کرم رہنمائی فرمائیں،اللہ تعالی آپ کواپنی حفظ وامان میں رکھے!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سال گزرنے پر آپ کواس تمام مال کی زکوۃ اداکرنا ہوگی جوآپ کے پاس موجودہو،علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق آپ کواس مال پر بھی زکوۃ اداکرنا ہوگی جوکسی ادارے سے قرض لیا ہوا ہے لیکن اگرسال مکمل ہونے سے پہلے پہلے آپ اپنے پاس موجودمال میں سے قرض اداکردیں توبطورقرض اداکی گئی رقم پر زکوۃ نہ ہوگی بلکہ زکوۃ صرف اس مال پرہوگی جو قرض اداکرنے کے بعد آپ کے پاس وہوگابشرطیکہ وہ نصاب کے مطابق ہواوراس پرایک سال گزرگیاہو۔

چاندی یااس کے قائم مقام اشیاء کانصاب سعودی عرب میں مروجہ کرنسی کے مطابق چھپن ریال ہے،آپ کےلئے اپنی والدہ کوزکوۃ دینا جائز نہیں اس لئے کہ والدین کوزکوۃ ادانہیں کی جاسکتی اورپھر آپ کے والد کے خرچ کرنے کی وجہ سے ویسے زکوۃ سے بے نیاز ہیں۔

آپ کابھائی جب تک نمازکاتارک ہے،اسے زکوۃ نہیں دی جاسکتی کیونکہ شہادتین کے بعد نمازاسلام کے ارکان میں سب سے عظیم رکن ہے اورعمدااسے ترک کرنا کفراکبر ہے اورپھر وہ طاقتوراورکمانے کے قابل بھی ہے اوراگراس پر خرچ کرنے کی ضرورت بھی ہوتوآپ کی بجائے آپ کے والد کواس پر خرچ کرنا چاہیئے کیونکہ نفقہ وخرچہ کے اعتبار سے وہ مسئول ہیں بشرطیکہ انہیں اس کی استطاعت ہو۔۔۔۔اللہ تعالی اسے ہدایت عطافرمائے،حق کی طرف رہنمائی فرمائے اوراسےاپنے نفس،شیطان اوربرے ساتھیوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

صفحہ 266

محدث فتویٰ